روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 14 ستمبر 2010ء .... 1431 ہجری 14 تبوک 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 190

سینے کے راز

تو کہہ دے خواہ تم اسے چھپاؤ جو تمہارے سینوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جان لے گا اور وہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔
(آل عمران:30)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پس وہ ذات جس نے ان ستاروں کو اپنی اپنی حد پر ٹھیرا رکھا ہے یعنی جوان کا محدد اور حد باندھنے والا ہے وہی خدا ہے۔ایسا ہی انسان کے جسم اور ہاتھی کے جسم میں بڑا فرق ہے اگر تمام ڈاکٹر اس بات کے لئے اکٹھے ہوں کہ انسان اپنی جسمانی طاقتوں اور جسم کی ضخامت میں ہاتھی کے برابر ہو جاوے تو یہ ان کے لئے غیر ممکن ہے اور اگر یہ چاہیں کہ ہاتھی محض انسان کے قد تک محدود رہے تو یہ بھی ان کے لئے غیر ممکن ہے پس اس جگہ بھی ایک تحدید ہے یعنی حد باندھنا۔جیسا کہ سورج اور چاند میں ایک تحدید ہے اور وہی تحدید ایک محدد یعنی حد باندھنے والے پر دلالت کرتی ہے یعنی اس ذات پر دلالت کرتی ہے جس نے ہاتھی کو وہ مقدار بخشا اور انسان کے لئے وہ مقدار مقرر کیا اور اگر غور کر کے دیکھا جائے تو ان تمام جسمانی چیزوں میں عجیب طور سے خدا تعالیٰ کا ایک پوشیدہ تصرف نظر آتا ہے اور عجیب طور پر اس کی حد بندی مشاہدہ ہوتی ہے۔ان کیڑوں کی مقدار سے لے کر جو بغیر دوربین کے دکھائی نہیں دے سکتے۔ان بڑی بڑی مچھلیوں کی مقدار تک جو ایک بڑے جہاز کو بھی چھوٹے سے لقمہ کی طرح نگل سکتی ہیں حیوانی اجسام میں ایک عجیب نظارہ حد بندی کا نظر آتا ہے کوئی جانور اپنے جسم کی رو سے اپنی حد سے باہر نہیں جاسکتا۔ایسا ہی وہ تمام ستارے جو آسمان پر نظر آتے ہیں اپنی اپنی حد سے باہر نہیں جاسکتے۔پس یہ حد بندی دلالت کررہی ہے کہ درپردہ کوئی حد باندھنے والا ہے۔یہی معنی اس مذکورہ بالا آیت کے ہیں کہ خَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا۔

اب واضح ہو کہ جیسا کہ یہ حد بندی اجسام میں پائی جاتی ہے ایسا ہی یہ حد بندی ارواح میں بھی ثابت ہے۔تم سمجھ سکتے ہو کہ جس قدر انسانی روح اپنے کمالات ظاہر کرسکتا ہے یا یوں کہو کہ جس قدر کمالات کی طرف ترقی کرسکتا ہے وہ کمالات ایک ہاتھی کی روح کو باوجود ضخیم اور جسیم ہونے کے حاصل نہیں ہوسکتے۔اسی طرح ہر ایک حیوان کی روح بلحاظ اپنی قوتوں اور طاقتوں کے اپنے نوع کے دائرہ کے اندر محدود ہے اور وہی کمالات حاصل کرسکتے ہیں کہ جو اس کے نوع کے لئے مقرر اور مقدر ہیں۔پس جس طرح اجسام کی حد بندی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کا کوئی حد باندھنے والا اور خالق ہے۔اسی طرح ارواح کی طاقتوں کی حد بندی اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ ان کا بھی کوئی خالق اور حد باندھنے والا ہے اور اس جگہ تناسخ کا لغو اور بیہودہ جھگڑا پیش کرنا خدا تعالیٰ کے کاموں میں اختلاف ڈالنا ہے کیونکہ عقل صریح شہادت دیتی ہے کہ یہ دونوں حد بندیاں ایک ہی انتظام کے ماتحت ہیں اور ان دونوں حد بندیوں سے ایک ہی مقصود ہے اور وہ یہ کہ تا حد بندی سے حد باندھنے والے کا پتہ لگ جائے اور تا معلوم ہو جائے کہ جیسا کہ وہ اجسام کا خالق اور حد باندھنے والا ہے ایسا ہی وہ ارواح کا خالق اور حد باندھنے والا ہے۔

(چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23ص17)

مکرم نصیر احمد بٹ صاحب فیصل آباد در راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 8ستمبر 2010ء کو تقریباً 12:15 بجے دوپہر سمن آباد فیصل آباد میں مکرم نصیر احمد بٹ صاحب ولد مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب کو ایک نامعلوم موٹر سائیکل سوار نے فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔تفصیلات کے مطابق مکرم نصیر احمد بٹ صاحب مدنی چوک سمن آباد میں اپنی پھل کی دکان پر گاہکوں کو پھل دے رہے تھے کہ اسی دوران موٹر سائیکل پر ایک شخص آیا جس نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا اس نے مکرم نصیر احمد بٹ صاحب پر چھ سات فائر کئے جو کہ ان کے چہرے، گردن اور چھاتی پر لگے اور وہ موقع پر ہی قربان ہو گئے۔حملہ آور فائرنگ کرنے کے بعد موقع سے فرار ہو گیا۔بعدازاں مرحوم کو الائیڈ ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کا پوسٹ مارٹم ہوا اور بعد نماز مغرب سمن آباد میں نماز جنازہ محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد نے پڑھائی۔اس کے بعد میت ربوہ لائی گئی جو رات 9:00 بجے کے قریب ربوہ دارالضیافت پہنچی جہاں پر کثیر تعداد میں احباب اور بزرگان سلسلہ نے مرحوم کا استقبال کیا۔تھوڑی دیر میت کو دارالضیافت میں رکھ کر عزیز و اقارب اور موقع پر موجود احباب کو چہرہ دکھایا گیا۔ بعدازاں میت کو فضل عمر ہسپتال کی مورچری میں شفٹ کر دیا گیا۔

ہسپتال سے مورخہ 9 ستمبر 2010ء کو صبح 8:35 بجے میت کو ایمبولینس کے ذریعہ احاطہ دفاتر صدر انجمن میں لایا گیا۔ جہاں 9:00 بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔نماز جنازہ میں تقریباً 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد

باقی صفحہ 8 پر

مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب

تیسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس غانا

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ غانا کو تیسری تعلیم القرآن کلاس جامعہ احمدیہ غانا کے زیر اہتمام مورخہ 31 مئی تا 3 جولائی 2010ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کلاس صرف سینئر اور جونیئر ہائی سکول کے ایسے طلباء کیلئے منعقد کی گئی تھی جو امتحانات کے بعد ان دنوں میں فارغ تھے۔ اس کلاس کے انعقاد کا ایک مقصد جہاں قرآن کریم کی تعلیم سے ان بچوں کو روشناس کروانا تھا وہاں ان کی علمی و اخلاقی لحاظ سے تربیت کرنا بھی تھی تا کہ جب یہ بچے اعلیٰ تعلیم کیلئے کالجز اور یونیورسٹیز میں جائیں اور وہاں دیگر مذاہب کے لوگوں سے ان کا سامنا ہو تو یہ دین حق اور احمدیت کی تعلیم سے بخوبی روشناس ہوں۔

اس کلاس کے انتظامات کے سلسلے میں جامعہ احمدیہ کی انتظامیہ نے خاکسار کو جو جامعہ احمدیہ میں بطور مدرس خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس کلاس کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا۔ جبکہ مولوی عمر فاروق یحییٰ صاحب بطور نائب ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے۔ اس کلاس کے انتظامات کے سلسلے میں کل 11 شعبہ جات بنائے گئے۔ جن کے تحت ہونے والی مساعی مختصراً پیش خدمت ہے۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کے مختلف حصوں سے کل 42 طلباء نے اس کلاس میں شرکت کی۔ جن میں سے بعض طلباء ملک کے شمالی حصہ سے تقریباً 750 کلومیٹر کا مشکل اور تھکا دینے والا سفر طے کر کے اس کلاس میں شامل ہوئے۔

طلباء کی رہائش کے لئے جامعہ احمدیہ کے قرب میں واقع ایک مکان کرائے پر لے کر اسے بطور رہائش گاہ استعمال کیا گیا۔ یہ رہائش گاہ احمدیہ پرائمری سکول اکرافو کے بالکل قریب واقع ہے۔ سکول کی انتظامیہ کے تعاون سے سکول کے 2 کمروں کو حاصل کر کے انہیں بھی استعمال میں لایا گیا۔ رہائش گاہ میں بنیادی نوعیت کی تمام ضروریات مہیا کی گئیں تا کہ انہیں یہاں گھر کا ماحول میسر آ سکے۔ روزانہ ان کے کمروں میں مچھر مار سپرے باقاعدگی سے کیا جاتا رہا تا کہ کوئی طالب علم بھی ملیریا کا شکار نہ ہو۔

اس تمام عرصے میں ان طلباء کو بہت اعلیٰ اور متناسب خوراک مہیا کی گئی۔ جبکہ بریک ٹائم میں طلباء کو باقاعدگی کے ساتھ ریفریشمنٹ مہیا کی جاتی رہی۔ بیمار طلباء کے لئے پرہیزی کھانے کا اہتمام بھی کیا جاتا رہا۔ اس کلاس کے 4 طلباء کو جامعہ احمدیہ کی میس کمیٹی کا حصہ بنا کر ان سے جہاں کھانے کی تقسیم میں مدد لی گئی وہاں انہیں انتظامی کام سیکھنے کا موقع بھی حاصل ہوا۔

اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ روزانہ طلباء گیم ٹائم میں شامل ہوں۔ فٹ بال اور والی بال باقاعدگی سے کھیلا جاتا رہا۔ اس عرصے میں کل 4 مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے جن میں فٹ بال اور والی بال کے علاوہ مقابلہ دوڑ 100 میٹر اور مقابلہ پنجہ آزمائی کا انعقاد کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تمام طلباء نے باقاعدگی سے صبح کی سیر بھی کی۔

ان طلباء کی تربیت کے حوالے سے انہیں 4 احزاب میں تقسیم کیا گیا اور ہر حزب پر ایک سائق مقرر کیا گیا جو ان کی روزانہ کی نمازوں کی حاضری، کھیل میں شمولیت کی حاضری، ان کی کمروں اور بستروں کی صفائی کا ریکارڈ رکھتے تھے۔ نماز فجر اور عصر سے قبل طلباء کو اٹھانے کیلئے صل علیٰ بھی کروایا جاتا رہا تا کہ طلباء کو اس کی اہمیت کا احساس ہو۔ ہفتے میں ایک بار باجماعت نماز تہجد کا التزام کیا جاتا رہا جبکہ دوران ایام ایک بار تمام طلباء نے نفلی روزہ بھی رکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطبات جمعہ کو سنوانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا رہا نیز جلسہ سالانہ جرمنی میں پیارے آقا کے تمام خطابات بھی طلباء کو سنوائے گئے۔ اسی طرح نماز فجر اور عصر پر باقاعدگی کے ساتھ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کی ڈیوٹی ہوتی تھی جو نماز پڑھانے کے بعد درس قرآن کریم اور درس حدیث کا اہتمام بھی کرتے تھے۔

تمام طلباء کو مختلف گروپس میں تقسیم کر کے انہیں ہفتے میں ایک بار باقاعدگی سے وقار عمل کروایا گیا تا کہ ان میں وقار عمل کی اہمیت اور اس کی ضرورت کا احساس اجاگر کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس شعبہ کے ذریعے کلاس رومز اور ان کی رہائش گاہ کے ارد گرد کی صفائی کا کام بھی کروایا گیا۔

تدریس

طلباء کی تدریس کے حوالے سے ایک تفصیلی ٹائم ٹیبل مرتب کیا گیا جس میں صبح ساڑھے سات بجے سے لے کر دوپہر ڈیڑھ بجے تک کا وقت باقاعدہ تدریس کے لئے مختص کیا گیا۔ جس میں انہیں قرآن کریم ناظرہ، قرآن کریم کی چند بنیادی سورتوں کا حفظ ابتدائی فقہی مسائل، چہل احادیث، دینی معلومات، علم کلام کے تحت اختلافی مسائل کے مضامین پڑھائے گئے۔

ہر روز بعد از نماز مغرب طلباء کیلئے ایک خصوصی کلاس کا انتظام کیا جاتا رہا جس میں انہیں نماز سادہ باترجمہ کے ساتھ ساتھ مسائل نماز سکھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد طلباء کا ڈیڑھ گھنٹے کا سٹڈی ٹائم ہوتا تھا جبکہ ہر جمعرات کو طلباء کے لئے خلفائے احمدیت کی Biography پر مبنی ویڈیوز دکھائی جاتی تھیں۔ ان ایام میں تمام طلباء نے خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط بھی تحریر کئے۔

اس عرصے میں طلباء کے مابین کل 4 علمی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کیا گیا جن میں مقابلہ حسن قرأت، مقابلہ نداء، مقابلہ تقریر اور مقابلہ پیغام رسانی شامل ہیں۔ مورخہ 30 جون کو طلباء کا باقاعدہ امتحان لیا گیا جس میں کامیاب ہونے والے طلباء کو سند کامیابی سے نوازا گیا جبکہ تمام شاملین طلباء کو سند شرکت بھی دی گئی۔

مورخہ 3 جولائی کو اس کلاس کی اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمان خصوصی مکرم الحاج مولانا محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اول غانا تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ غانا نے مکرم مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ جس کے بعد خاکسار نے اس کلاس کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مکرم نائب امیر صاحب اول نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کلاس میں بہترین ریجن Upper West قرار پایا۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم مہمان خصوصی کے ساتھ تمام اساتذہ و طلباء تعلیم القرآن کلاس کی گروپ فوٹو بنائی گئی۔

آخر میں تمام قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حقیر کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور آئندہ بھی ہمیں اس قسم کی بابرکت کلاسز کے انعقاد کرتے رہنے کی خاص توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حمد و ثنا کی دولت

عجز و تسلیم کی اور صبر و رضا کی دولت
کتنی انمول ہے یہ راہِ ہدیٰ کی دولت

یہ تو ہے آبِ بقا تشنہ لبوں کی خاطر
پیجئے شام و سحر جامِ شفا کی دولت

ہر مصیبت کے لئے ردِ بلا رکھتی ہے
ہے یہ اک نسخۂ تریاق دعا کی دولت

اپنی تقدیر پہ نازاں ہیں سبھی اہلِ وفا
جن کو حاصل ہوئی اس بزمِ سدا کی دولت

ان کے آنے سے زمانے کا مقدر جاگا
خوش نصیبوں کو ملی بیش بہا کی دولت

آؤ اس یار کی عظمت کے ترانے گائیں
جس نے بخشی ہے ہمیں صدق و صفا کی دولت

زندگی اپنی یوں ہی عشق محمدؐ میں کٹے
ہر گھڑی لب پہ رہے حمد و ثنا کی دولت

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضور انور ایدہ اللہ کی جلسہ جرمنی کے حوالہ سے مصروفیات

وہ شخص شہر محبت میں لوٹ آیا ہے

اور حضور کے ارشاد پر خاکسار کے سفر یورپ کا مختصر احوال

عبدالسمیع خان

یہ مضمون حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملاحظہ کے بعد شائع کیا جارہا ہے

﴿قسط اول﴾

شہر محبت

دنیا میں شہر تو بہت ہیں مگر شہر محبت آج کی دنیا میں ایک ہی ہے جس کے صدر دروازے پر لکھا ہوا ہے۔

Love for all hatred for none

☆جس کا سربراہ خلیفۃ المسیح ہے۔

☆اس شہر کی بنیادیں دلوں کی پاتال میں پیوست ہیں۔

☆یہ شہر زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہے اور خلیفہ وقت کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور خاص طور پر جلسہ سالانہ کے ایام میں محبت کی نئی طنابوں اور الفت کے خیموں سے آباد ہوتا ہے۔ مگر صرف اس ملک میں نہیں معمورہ عالم پر ہر احمدی گھرانے میں یہ شہر سجتا ہے اور پھر سجنے کے لئے دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا عنوان میں شہر محبت سے مراد جماعت احمدیہ جرمنی کی جلسہ گاہ ہے جس کے گلی کوچے ساری دنیا میں پھیل گئے اور شہر شہر، بستی بستی، گاؤں گاؤں میں محبت کے یہ جزیرے آباد ہو گئے۔

جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 2010ء میں بھی جلسہ سالانہ جرمنی پر اس شہر محبت میں رونق افروز ہوئے۔ تینوں دن احباب کو دیدار اور گفتار سے مشرف کیا۔

حضور کے طفیل کئی غلاموں کو اس شہر محبت میں حاضری کا موقع ملا۔ جن میں سے ایک یہ عاجز بھی تھا۔ جسے حضور نے جلسہ جرمنی پر تقریر کا شرف بخشا۔ نیز جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ میں بھی شمولیت کا ارشاد فرمایا پھر حضور کے ارشاد پر ہالینڈ، بیلجیئم اور فرانس کی بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کے علاوہ تاریخی مقامات کی سیر کی توفیق ملی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے سفر کی تفصیلات تو برادرم عبدالماجد طاہر صاحب نے نہایت عمدگی اور تفصیل سے رقم فرما دی ہیں۔ خاکسار اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ کی عنایات اور اپنے تاثرات کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔

جلسہ جرمنی عام طور پر جلسہ یوکے کے بعد اگست کے تیسرے ہفتہ میں منعقد ہوتا ہے۔ مگر امسال اگست میں رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ مقررہ ایام سے قریباً ایک ماہ پہلے منعقد ہوا۔

جلسہ جرمنی کی آن بان تو خلافت احمدیہ کے دم سے ہوتی ہے۔ حضور تشریف لائے تو شہر محبت منہائم کی مئی مارکیٹ میں سجنا شروع ہو چکا تھا۔

حضور کا قیام بیت السبوح میں تھا جو جماعت جرمنی کا مرکز اور فرینکفرٹ کے قریب ہے۔ موسم کچھ گرم تھا مگر یہاں بہار کا سماں تھا۔ مستعد خدام اور انصار حفاظت کی ڈیوٹی پر موجود تھے۔ نمازوں کے اوقات میں رونق اور بڑھ جاتی تھی۔

پہلا دیدار

خاکسار 23 جون 2010ء کو جرمنی پہنچا تو جماعت کے نمائندگان کے علاوہ خاکسار کے بھائی عبدالسلام طارق صاحب اور عبدالشکور صاحب بھی بچوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے جو بیت السبوح تک چھوڑ کر گئے۔ چنانچہ مجھے اسی بابرکت عمارت کے ایک کمرہ میں جگہ دی گئی۔ اسی شام ملاقاتوں کے آخر پر حضور اقدس نے اس عاجز کو بھی شرف مصافحہ بخشا اور دعاؤں سے نوازا۔

ملاقاتوں کے بعد مکرم منیر احمد جاوید صاحب کی بھتیجی حمرہ نجم بنت نصیر احمد نجم صاحب کی تقریب رخصتانہ بیت السبوح کے ہال میں تھی۔ حضور نے تشریف لا کر دعا کرائی اور کھانا تناول فرمایا۔ میزبان کی کرم نوازی سے مجھے بھی لندن سے حضور کے قافلہ کے ہمراہ اس دعوت میں شرکت کا موقع ملا اور جی بھر کر حضور کا دیدار کیا۔

بیت احسان کا افتتاح

24 جون کو حضور نے 100 بیوت الذکر سکیم کے تحت منہائم شہر میں بیت احسان کا افتتاح نماز ظہر و عصر پڑھانے کے ساتھ کیا اور نماز کے بعد مختصر خطاب بھی فرمایا۔ یہ بیت جلسہ گاہ سے 10 منٹ کی ڈرائیو پر ہے۔ اسی شہر میں دنیا کا پہلا بائیسکل 1817ء میں اور دنیا کا پہلا آٹو موبائل 1886ء میں تیار کیا گیا۔ یہاں جماعت احمدیہ 1990ء میں قائم ہوئی اس چھوٹی سی جماعت نے مختصر عرصہ میں یہاں بیت الذکر قائم کرنے کی توفیق پائی۔

یہ دن مقامی جماعت کے لئے یقیناً بے پایاں خوشی کا دن تھا جسے وہ عید کی طرح منا رہے تھے۔ ہر طرف رونق اور مسرت کی لہر تھی۔ حضور کے خطاب اور دعا کے بعد ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ عہدیداران نے حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور نے احاطہ میں ناشپاتی اور حضرت بیگم صاحبہ نے آڑو کا پودا لگایا۔

پھر حضور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور سب کی خوشی دگنی ہوگئی۔ خاکسار کو بھی اس مبارک تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

معائنہ انتظامات جلسہ

اس کے فوراً بعد حضور منہائم جلسہ گاہ تشریف لے گئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ خاکسار کو بھی حضور کے ساتھ وفد میں شمولیت کی سعادت ملی۔ یہ ایک نہایت دلکش سفر تھا۔ دونوں طرف سے محبت کے زمزمے بہہ رہے تھے۔ تمام شعبوں کے کارکنان بہتر سے بہترین کی کوشش کر رہے تھے اور امام وقت ان کی تمناؤں اور عزائم کو مزید بلند کر رہا تھا۔ حضور جس دفتر میں جاتے کارکنان نہایت محبت سے تعارف کرواتے۔ حضور کہیں کہیں ٹھہرتے سوال کرتے، عارضی بازار میں خدام اپنی مصنوعات متبرک کرانے کے لئے پیش کرتے۔ پرائیویٹ خیموں کے باہر خواتین اور بچے بھی ہاتھ ہلا رہے تھے۔

رکے تو کرتی ہیں گردشیں طواف اس کا
چلے تو اس کو زمانے ٹھہر کے دیکھتے ہیں

جرمنی کے لحاظ سے یہ ایک گرم دن تھا۔ محکمہ موسمیات نے شام کو موسم ٹھنڈا ہونے کی پیشگوئی کی تھی جس کی وجہ سے میں نے دوپہر کو ہی سویٹر لے لیا تھا مگر سہولت کی خاطر بجائے ہاتھ میں رکھنے کے پہن لیا۔ حضور نے ایک دفعہ اس حال میں دیکھا تو فرمایا۔

میری تو مجبوری ہے مگر آپ نے یہ سویٹر کیوں پہن رکھا ہے۔ حضور کا اشارہ اچکن اور پگڑی وغیرہ کی طرف تھا۔ یہ سن کر دل قربان ہو گیا کہ خلافت کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے حضور کتنی مشقت اٹھاتے ہیں۔ مجھے سویٹر میں پسینہ آ رہا تھا تو حضور اس سے زیادہ بھاری لباس میں تھے۔ یہ وہ سینہ ہے جس کے اندر ہم سب کے دکھ جمع ہوتے ہیں مگر ہمارے لئے وہ ٹھنڈک اور سکون کے سامان کرتا ہے۔

شفقت کا پُرکیف منظر

معائنہ کے بعد حضور نے 2 ہزار کارکنان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ یہاں بھی حضور کی شفقت میرے شامل حال رہی۔

کھانا کے ہال میں داخل ہو کر حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے اور وفد اور دیگر عہدیدار سامنے بیٹھ گئے۔ خاکسار بعض دوستوں کے ساتھ باتیں کرتا ہوا نسبتاً پیچھے چلا گیا۔ معلوم ہوتا ہے حضور کھانے کے دوران مجھے تلاش کرتے رہے اور جب مجھے مقررہ جگہ پر نہ پایا تو حضور نے بعض کارکنان سے استفسار بھی فرمایا۔ اس دوران حضور نے مجھے ہال میں تلاش کر لیا اور کارکنوں کو اشارہ سے بتایا تب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ مگر اس کا مثبت پہلو یہ تھا کہ حضور انور کی اپنے عاجز غلاموں کے لئے شفقت اور محبت کا جلوہ مجھ پر ظاہر ہوا اور دیر تک اس نظارہ کا لطف لیتا رہا اور حضور کے لئے دل سراپا سپاس اور دعا بنا رہا۔ اس کے بعد کارکنان نے یہ اہتمام کیا کہ مجھے وہاں جگہ دیتے جہاں میں حضور کی نظروں میں رہوں۔ اس طرح مجھے مستقلاً حضور کی زیارت قریب سے نصیب ہوتی رہی۔

جلسہ کا عنوان

25 جون کو جلسہ جرمنی شروع ہوا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے شہدائے لاہور کا تذکرہ فرمایا اور یہی سارے جلسہ کا عنوان بن گیا۔ ہر تقریر، ہر خطاب میں انہی کا ذکر خیر تھا۔ ہر مقرر نے اور ہر اجلاس کے صدر نے کسی نہ کسی حوالے سے انہیں یاد کیا۔ زبانوں پر ان کے لئے زندہ باد کے نعرے تھے۔ دل میں ان کے لئے درد اور دعائیں تھیں۔

شبنم لہو بنی ہے گلوں سے اٹھے شرار
یوں بھی ہوا ہے جشن بہاراں کبھی کبھی

پہلا اجلاس

25 جون کو جلسہ جرمنی کے پہلے اجلاس کی صدارت کا اعزاز حضور اقدس نے اس عاجز کو بخشا۔ بزرگان کی موجودگی میں یہ لمحات میرے لئے بہت کٹھن تھے۔ مگر امام وقت کے حکم اور دعا نے حوصلہ عطا کیا اور خاکسار نے تقاریر کے عناوین کی اہمیت اور مختصر تعارف کے ساتھ مقررین کو دعوت دی۔ جسے احباب نے پذیرائی بخشی۔ اسی شام حضور یونیورسٹی کے طلباء سے ملاقات کے لئے تشریف لا رہے تھے تو مشایعت کے لئے یہ عاجز بھی حاضر تھا حضور نے صدارتی کارروائی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

طلباء سے حضور کی ملاقات

حضور نے یونیورسٹی کے طلباء کو ریسرچ کے میدان میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی سوا گھنٹے کی اس تقریب میں 290 طلباء شریک تھے۔ بعض شعبوں کے ماہرین جب اپنے شعبوں کا تعارف کراتے تو حضور اس شعبہ میں ہونے والی جدید تحقیق کا ذکر فرماتے جس سے یہ بات واضح تھی کہ حضور انور بے پناہ مصروفیات کے باوجود نہ صرف اچھا خاصا عمومی اور سائنسی مطالعہ فرماتے ہیں بلکہ ان پر تنقیدی نظر بھی رکھتے ہیں۔ سچ ہے جسے خدا خلافت کی ذمہ داری عطا فرماتا ہے اسے علوم پر بھی دسترس بخشتا ہے اور اسے سچائی کو نکھارنے پر بھی قدرت دیتا ہے جو دین حق کے لئے مفید ہو۔

دوسرا دن

دوسرے دن لجنہ سے حضور کے خطاب کے بعد وقفہ میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت طلباء کا اجلاس تھا۔ ان کی خواہش تھی کہ میں انہیں لاہور کے واقعات سے متعلق مزید تفاصیل بتاؤں۔ مختصر تقریر کے

بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہوا۔ نوجوان نہایت پُرجوش تھے اپنے پاکستانی مظلوم بھائیوں کے لئے ہر خدمت پر کمر بستہ تھے۔ ان کے جذبات دیدنی تھے اور امت واحدہ کا وہ منظر پیش کر رہے تھے جس کے لئے آج دنیا ترس رہی ہے۔ واقعتاً اہل لاہور کی قربانی نے ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا ہے جس نے کمزوروں کو بھی ہمت اور طاقت عطا کر دی ہے۔

اس اجلاس کے معاً بعد خاکسار نے ایم ٹی اے کی Live ٹرانسمیشن میں شرکت کی جس میں مختلف ممالک سے مربیان کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس گفتگو کا مرکز و محور بھی قربانیاں، شہادتیں اور لاہور کے واقعات تھے۔

مربیان سلسلہ احمدیہ عالمگیر نے بتایا کہ کس طرح ان کی جماعتیں اپنے بھائیوں کے دکھوں پر درد اور تڑپ محسوس کرتی رہیں اور دعاؤں سے ان کی مدد پر کمر بستہ رہیں۔

خاکسار نے شہداء لاہور کے ورثاء اور زخمیوں کے صبر و تحمل کے بعض واقعات بیان کئے۔

کل کمائی

اسی دن دوسرے اجلاس میں خاکسار کو ''خلافت وحدت امت کی ضمانت ہے'' کے موضوع پر تقریر کی سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے بے حد فضل فرمایا اور مضمون نبھانے کی توفیق دی۔ سیدی حضور جب مغرب و عشاء کے لئے تشریف لا رہے تھے تو خاکسار کو دیکھ کر فرمایا میں نے آپ کی تقریر سن لی تھی بہت اچھی تھی۔

میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا اور کون سا موقع تھا یہی میری کل کمائی تھی۔ جس کے حصول میں بڑا حصہ خود حضور کا تھا کیونکہ حضور کے عطا فرمودہ اور دعا کردہ قلم سے ہی خاکسار نے اسے تحریر کیا تھا اور پھر مسلسل حضور کو دعا کے لئے لکھتا رہا اور انہی کی بدولت یہ سعادت نصیب ہوئی۔

تیسرا دن

جلسہ کے تیسرے دن بھی میں نے ایم ٹی اے کے ایک Live ٹاک شو میں شرکت کی جس کا عنوان جلسہ سالانہ تھا۔ خاکسار نے یہ بھی عرض کیا کہ ان مع العسر یسرا کہ ہر عسر کے ساتھ ہی یسر یعنی ہر تنگی اور ترشی کے بعد نہیں بلکہ ساتھ ہی آسائش اور خوشی بھی ہمارے لئے مقدر ہے۔ لاہور کے واقعات کے بعد ایک ماہ کے اندر جرمنی کا جلسہ بھی ہمارے لئے ایک نہایت خوشی کا منظر پیش کر رہا ہے۔

حضور کا جلالی خطاب

جلسہ سے حضور کا اختتامی خطاب ایک جلالی شان لئے ہوئے تھا۔ حضور نے جماعت احمدیہ کے ایمان اور عزم و ہمت پر نہایت عارفانہ روشنی ڈالی بلکہ یوں لگتا تھا کہ خدائی نصرت ابھی نازل ہونے کو ہے۔ سامعین کے دلوں نے اس سے بہت تسکین پائی اور خطاب کے بعد ہر طرف اسی کی بازگشت تھی۔ اہل لاہور کے لئے محبتوں کا ایک سمندر تھا جو چار سو موجیں مار رہا تھا۔

اختتامی دعا میں احمدیوں نے دل چیر کر خدا کے حضور رکھ دیئے۔ آہ و بکا کا ایک طوفان تھا۔

جلسہ کے بعد جو ترانے پڑھے گئے وہ بھی والہانہ کیفیت لئے ہوئے تھے۔ ان کو نہایت منظّم انداز میں ترتیب دیا گیا تھا۔ انصار، خدام، اطفال، واقفین نو، طلباء جامعہ احمدیہ، عرب، افریقن، جرمن یہ سب خدا کے خلیفہ کی طرف رخ کر کے اپنی وفاؤں کا اظہار کرتے اور جانیں نچھاور کرنے کا وعدہ کرتے تو دل پگھل جاتے اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتیں اور ہر دیکھنے والا اس یقین سے بھر جاتا کہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ قیامت تک قائم رہے گی اور کوئی دشمن اس کا بال بیکا نہ کر سکے گا۔

اس جلسہ میں جرمنی کے علاوہ 53 ممالک سے نمائندگی ہوئی اور کل حاضری 25 ہزار تھی۔

جلسہ ختم نہیں ہوا

احباب سمجھتے ہوں گے کہ اختتامی دعا کے بعد جلسہ ختم ہو گیا اور حضور کی مصروفیات کچھ کم ہو گئیں مگر اس انتھک وجود کی سرگرمیاں جاری تھیں ہمیں تو خود بعد میں پتہ لگا کہ حضور نے اس کے بعد 12 نو مبائعات سے ملاقات کی اور ایک جرمن خاتون کی بیعت لی۔ پھر 15 جرمن نو احمدی احباب سے ملاقات کی۔ پھر مونٹینیگرو کے وفد کو ہدایات دیں پھر آئس لینڈ کے وفد سے ملاقات کی۔ اس کے بعد حضور بیت السبوح تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے 10 بجے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

28 جون کو حضور کی مصروفیات

28 جون کو صبح حضور نے ہنگری، اسٹونیا، لتھوانیا، بلغاریہ کے وفود سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ حضور نے نماز ظہر سے قبل نماز ہائے جنازہ غائب پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد 8 نکاحوں کے اعلان کئے۔

5 تا 7 بجے کے قریب پھر ملاقاتیں جاری رہیں۔ البانیہ، کوسوو، بوسنیا، سربیا، میسیڈونیا کے وفود سے ملاقات کی۔ جس کے بعد 37 فیملیز کے 139 افراد اور 5 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی۔

اس کے بعد حضور نے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن کے بیٹے عطاء الواسع طارق کی شادی کی تقریب میں شمولیت فرمائی۔ تلاوت نظم اور دعا کے بعد کھانے کا انتظام تھا۔ جس میں یہ عاجز بھی شامل ہوا۔

نماز مغرب و عشا کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں 3 مردوں اور ایک خاتون نے بیعت کی سعادت پائی۔ اس میں خاکسار کو بھی شمولیت کا موقع ملا اور میرے اور حضور کے درمیان صرف بیعت کرنے والا خوش نصیب تھا۔

تعمیل ارشاد

اجتماعی ملاقاتوں کے اختتام پر جبکہ خاصا وقت ہو گیا تھا۔ خاکسار نے مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ حضور کی خدمت میں تصویر کی درخواست کی جو حضور نے کمال شفقت سے منظور کی اور پھر فرمایا بیٹھ جائیں۔ اس طرح کئی منٹ کی ملاقات کا اعزاز بھی مل گیا۔ اس سے قبل حضور مکرم مبارک احمد ظفر کے ذریعے تحفہ بھی عطا فرما چکے تھے۔ خاکسار نے اپنے لئے اہل و عیال کے لئے اور روزنامہ الفضل کے لئے دعا کی درخواستیں کیں۔ حضور نے نہایت محبت سے ربوہ کے حالات اور خاکسار کا آئندہ کا پروگرام بھی پوچھا اور راہنمائی فرمائی اور آخر پر یہ بھی فرمایا کہ الفضل کے لئے رپورٹ بن جائے گی۔ اس کی تعمیل میں یہ مضمون سپرد قلم ہے۔

ہے خیر کا چشمہ یہ دعاؤں کا ادارہ
یہ دل ہے خلیفہ کا یا تقویٰ کا مکاں ہے

عزم سفر

29 جون کو حضور کی لندن واپسی تھی۔ عشاق صبح سے ہی جمع تھے مگر سیکیورٹی کی بنا پر زیادہ احباب کو آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ حضور قریباً 11 بجے تشریف لائے اور سلام اور دعا کے ساتھ نئے شہر محبت بسانے کے لئے عازم سفر ہوئے۔

مگر ابھی پہلے شہر محبت کے بہت سے گلی کوچے آپ کو دکھانے ہیں جہاں قدم قدم ان کی یادیں بکھری پڑی ہیں۔

تمہاری سمت ہی جاتے ہیں راستے سارے
تمہاری قید سے کس کو رہائی حاصل ہے

100 بیوت الذکر کی بابرکت سکیم

خاکسار کو جلسہ سالانہ کے بعد جرمنی کی پرانی اور سو بیوت الذکر سکیم کے تحت کئی نئی بیوت دیکھنے کا موقع ملا اور بلا خوف تردید یہ بات عرض کر سکتا ہوں کہ یہ ایک نہایت بابرکت تحریک تھی جس کے تحت 29 بیوت الذکر کا افتتاح ہو چکا ہے اور کئی مختلف مراحل طے کر رہی ہیں۔ یہاں خدا کی عبادت کا قیام تو اول مقصود ہے ہی ان بیوت کے نتیجہ میں جماعت کو مراکز میسر آ گئے ہیں جنہوں نے نوجوان نسلوں کو سنبھال لیا ہے۔ جماعتی تقریبات کے علاوہ تہذیبی مراکز بن رہے ہیں۔ بچے اور نوجوان ان احاطوں میں کھیلتے ہیں باربی کیو کرتے ہیں۔ تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ باہمی محبت بڑھاتے ہیں۔ غیروں کے لئے دعوت الی اللہ کی محفلیں سجاتے ہیں۔ اس طرح توحید کے یہ جزیرے تربیت اور دعوت الی اللہ کا بہت اہم ذریعہ بن رہے ہیں۔

ان بیوت کی تعمیر میں خاص الٰہی تقدیر جھلکتی نظر آتی ہے۔ جب جماعت کے افراد جرمنی پہنچے تو ان کو حکومت نے مختلف جگہوں پر پھیلا دیا جو اس وقت احباب کے لئے بہت تکلیف دہ تھا مگر دراصل یہ احمدیت کی پنیری تھی جو جگہ جگہ لگائی جا رہی تھی اور چند ہی سالوں میں وہ کونپلیں پھوٹیں اور ان پر بیوت الذکر کے پھل لگنے لگے اور اب وہ بلند میناروں کے ساتھ حق کی سربلندی کے نشان ہیں۔

خاکسار کو جو قدیم اور جدید بیوت الذکر دیکھنے اور پھر ان کے طفیل قریبی علاقوں کی سیر کا موقع ملا ان کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔

برلن کی بیت خدیجہ

جرمنی میں بیوت الذکر کی تعمیر کا آغاز بیت الفضل لندن سے بھی پہلے ہوا۔ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر 5/اگست 1923ء کو برلن میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مگر بعد میں معاشی حالات ایسے ہوئے کہ مشن بھی بند کرنا پڑا اور بیت کی تعمیر بھی روک دی گئی میں نے برلن میں بیت الذکر کے لئے مقررہ جگہ بھی دیکھی جہاں اب رہائشی مکان ہے اور کسی اور کی ملکیت ہے۔

85 سال بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت کو برلن میں ہی بیت خدیجہ تعمیر کرنے کی 2008ء میں توفیق دی۔

7 جولائی کو بیت خدیجہ برلن دیکھی۔ جس کے خادم عیسیٰ موسیٰ صاحب ایک جرمن احمدی ہیں اور بہت اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں وہ علاقہ جس میں بیت خدیجہ کے خلاف جلوس نکلتے رہے اور خدائی تائید کے عجیب عجیب نظارے ظاہر ہوئے اب وہ علاقہ رام ہو رہا ہے۔

برلن میں اہل پیغام کی وہ بیت الذکر بھی دیکھی جسے قریباً 2 سال سے تالا لگا ہوا ہے اور باہر ایک بورڈ پر یہ عبارت لکھی ہے کہ ہمارا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں جن کی بیت خدیجہ ہے۔

برلن کی سیر

متحدہ جرمنی کے قیام کے بعد 1990ء سے جرمنی کا دارالحکومت برلن ہے جو سب سے بڑا شہر ہے۔ صدر جماعت برلن مکرم امتیاز احمد صاحب کے زیر اہتمام مکرم آصف صاحب نے شہر کی سیر کرائی۔

اس شہر کے بیچوں بیچ 50 کلومیٹر لمبی مشہور عالم دیوار برلن تھی جو 1961ء میں تعمیر کی گئی۔ خدائی نوشتوں کے مطابق 9 نومبر 1989ء رات کو گرائی گئی اور Friday the 10th کی ایک جلوہ گاہ بنی۔ اس کے کچھ حصے قائم رکھے گئے ہیں۔ بعض تو اصل سالخوردہ حالت میں ہیں اور سیمنٹ اور سریا جھلکتا ہے اور بعض جگہ اسے پینٹنگز کے ذریعہ خوبصورت شکل دی گئی ہے۔

ایک میوزیم بھی ہے جہاں دیوار کے متعلق تفصیلی معلومات آڈیو، وڈیو اور تاریخی حوالوں سے دی جاتی ہیں۔

برلن میں اسمبلی ہال اور دیگر سرکاری عمارتیں بھی دیکھیں۔ 7 جولائی کو فٹ بال ورلڈ کپ میں جرمنی کا میچ تھا اور ہزاروں کی تعداد میں جرمن نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اسے دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے جن کی خاطر بڑی بڑی سکرینوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جرمن

بہت جذباتی تھے ہر طرف جرمنی کے جھنڈے، پرچم کے رنگ کے کپڑے، پھول اور ہار لہرا رہے تھے مگر افسوس کہ جرمنی اس دن ہار گیا۔

8 جولائی کی صبح ٹی وی ٹاور پر چڑھ کر شہر کا نظارہ کیا۔ جدید انڈر گراؤنڈ ریلوے پر سیر کی۔ ایک شاپنگ سنٹر میں وہ بلند و بالا گھڑی دیکھی جو پانی کے ذریعہ چلتی ہے اور چھوٹے چھوٹے کٹوروں میں پانی کے بھرنے سے سیکنڈوں، منٹوں اور گھنٹوں کا اعلان کرتی ہے۔

اسی دن محترم امیر صاحب جرمنی بھی بیت خدیجہ تشریف لائے ہوئے تھے دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا۔

بیت فضل عمر ہمبرگ

جرمنی میں تعمیر ہونے والی پہلی بیت ہمبرگ شہر کی فضل عمر ہے جس کا افتتاح 1957ء میں ہوا۔ اسی شہر کا دوسرا بہت بڑا مرکز بیت الرشید ہے۔ یہاں خدام کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب اور 9 جولائی کو جمعہ پڑھانے کا موقع ملا۔

یہاں کے صدر مکرم ظہور احمد صاحب نے بتایا ہمبرگ میں پرانی جماعت ہے اور یہاں 5 جگہ جمعہ ہوتا ہے اور خطبہ جمعہ کے طور پر حضور کے سابقہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ مع جرمن ترجمہ پڑھا جاتا ہے جو ہر منگل کو الفضل میں شائع ہوتا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ الفضل کی ویب سائٹ پر موصول ہونے والے خطبہ کو ایک نوجوان اسی دن ترجمہ کرکے سب سنٹروں میں بھجوا دیتے ہیں۔

ہمبرگ میں 8 جولائی کو شام کو واٹر اینڈ لائٹ شو کا نظارہ کیا۔ جہاں موسیقی کے ساتھ پانی رنگ برنگی روشنیوں کے ساتھ اچھلتا ہے اور مختلف شکلیں پیش کرکے بے پناہ دلکشی پیدا کرتا ہے۔

9 جولائی کو بحری جہاز پر سمندر کی سیر کی۔ ہمبرگ ایک بہت بڑی بندرگاہ ہے اور سامان کی نقل و حمل اور جہازوں کی مرمت کا وسیع انتظام ہے۔

ہمبرگ جرمنی کا ایک قدیم شہر ہے۔ 7 مئی 1994ء کو اس شہر کی 805ویں سالگرہ منائی گئی۔ یہ شہر جھیلوں کے مابین پھیلا ہوا ہے۔

بیت نور

جرمنی کی دوسری بیت الذکر نور فرینکفرٹ 1959ء میں مکمل ہوئی۔ جس کی گزشتہ سال 50 سالہ تقریبات منائی گئیں اور حضور نے فرینکفرٹ کی ایک مشہور عمارت سے اس حوالہ سے منعقدہ تقریب میں خطاب فرمایا تھا۔

جماعت جرمنی کے سالانہ جلسہ کا آغاز اسی چھوٹی سی بیت میں ہوا اور ابتدائی جلسوں میں شامل ہونے والے لوگ بے پناہ وسعتیں دیکھ کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں۔ اب اس بیت کے ساتھ لجنہ کا گیسٹ ہاؤس زیر تعمیر ہے۔

بیت السبوح

یہ جماعت جرمنی کا وسیع مرکز ہے جس کا افتتاح 30 مارچ 2001ء کو ہوا۔ یہ 3 منزلہ خوبصورت عمارت H کی شکل میں اپنے پہلو پر ایک اور عمارت کو لئے ہوئے ہے جس میں خدام الاحمدیہ جرمنی کے دفاتر ہیں اس میں دو بڑے ہال تو مردوزن کے لئے بطور بیت الذکر مخصوص ہیں نیز جماعت جرمنی کے دفاتر اور انصاراللہ کے دفاتر اور طعام گاہ ہیں۔ تہہ خانہ میں لائبریری ہے جس کو قدیم و جدید کتب سے سجایا گیا ہے۔ اس کے انچارج مکرم شاہد عباسی صاحب ہیں جو بہت ماہر فوٹو گرافر بھی ہیں اور جماعت کی ہر تقریب کی کوریج کرتے ہیں۔ لائبریری کا افتتاح 19 جولائی 2002ء کو ہوا۔

حضور انور جب تشریف لاتے ہیں تو اسی عمارت کی بالائی منزل میں قیام فرماتے ہیں اور یہیں نمازیں پڑھاتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ بھی فی الحال بیت السبوح کے ایک حصہ میں قائم ہے۔

بیت بشارت اوسنابرگ

9 جولائی کو اوسنابرگ کی بیت بشارت دیکھی جس کی تعمیر 2000ء میں وقار عمل کے ذریعہ ہوئی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم اشتیاق احمد صاحب ریجنل امیر کی خواہش پر احباب (مردوزن) سے مختصر خطاب کیا اور پھر مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔

یہاں جھیل کی سیر کی اور 10 جولائی کو قریبی علاقہ میں اونچی وہ دیوار دیکھی جو خاص قسم کے سرکنڈوں (جسے پنجاب میں کانا کہتے ہیں) سے بنایا گیا ہے اور اس پر مختلف قسم کے نمکیات سے ملا پانی آہستہ آہستہ گرایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں قریب کی آب و ہوا دل کے مریضوں کے لئے بہت صحت بخش ہو جاتی ہے۔ قریب ہی ہسپتال اور رہائش کا انتظام بھی ہے۔ بہت سے مریض دن میں متعدد مرتبہ اس دیوار کے چاروں طرف سیر کرتے ہیں اور صحت بخش ہوا سینے میں اتارتے ہیں۔

بیت المومن میونسٹر

10 جولائی کو بیت المومن میونسٹر دیکھی جس کی تعمیر وقار عمل کے ذریعہ 33 ماہ میں مکمل ہوئی۔

اسی شہر میں ہٹلر کا بنایا ہوا وہ قید خانہ بھی ہے جس میں وہ قیدیوں کو گیس کے ذریعہ قتل کراتا تھا۔ یہ سال کے مخصوص ایام میں کھولا جاتا ہے۔

بیت الشکور ناصر باغ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد جرمنی میں ناصر باغ گروس گیراؤ خریدا گیا جس پر بیت الشکور کی تعمیر 1992ء میں مکمل ہوئی اور کئی سال اس میں بھی سالانہ جلسے اور اجتماع ہوتے رہے۔ اب یہ لوکل امارت کا سنٹر ہے۔ ناصر باغ کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تھوڑے عرصہ میں کس قدر وسعتیں عطا کی ہیں۔ بیت کے قریب ہی منارۃ المسیح قادیان کے نمونے پر منارہ تعمیر کیا گیا ہے۔

حضور نے 15 دسمبر 2009ء کو اس کا اور لائبریری کا افتتاح فرمایا تھا۔

بیت نور الدین

ڈارمسٹڈ کی بیت نور الدین بھی دیکھی اس کی تعمیر بھی وقار عمل کے ذریعہ 2003ء میں مکمل ہوئی۔ جلسہ جرمنی پر آئے ہوئے غیر ملکی مہمانوں کے لئے یہاں رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

بیت العزیز

Riedstadt کی بیت العزیز بھی دیکھی جس کا افتتاح 2004ء میں ہوا۔ مکرم ضیاء الدین حمید صاحب اور ان کے بیٹے نے بیت دکھائی اس کے قریب ہی جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت زیر تعمیر ہے۔ جس کا سنگ بنیاد حضور نے 15 دسمبر 2009ء کو رکھا۔ یہ بیت السبوح سے 57 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

جامعہ احمدیہ

اس وقت جامعہ احمدیہ بیت السبوح کے ایک حصہ میں قائم ہے اور کئی یورپین ممالک کے 43 واقفین تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ستمبر سے شروع ہونے والی نئی کلاسوں کے لئے داخلوں کا پراسس جاری تھا جس کے بعد انشاء اللہ تعداد 60 کے قریب ہو جائے گی۔

18 جولائی کو پرنسپل مکرم شمشاد احمد صاحب قمر اور ان کے سٹاف کے ساتھ نشست ہوئی۔

بیت الہدیٰ

Usingen کی بیت الہدیٰ بھی دیکھی اسے نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی مگر اللہ تعالیٰ نے اسے ناکام بنا دیا۔ اس کا افتتاح 2004ء میں ہوا۔ یہ فرینکفرٹ سے باہر ایک بلند تفریحی مقام پر واقع ہے۔ جہاں 29 جون کو لوکل امیر مکرم ادریس صاحب نے دوپہر کو باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس میں کبابیر سے آئے ہوئے وفد نے بھی شرکت کی۔

بیت القیوم

مرکز نماز بیت القیوم بھی دیکھا جہاں کئی بزرگ مربیان قیام فرما ہے اور 22 جون 2010ء کو حضور ایدہ اللہ نے یہیں جامعہ احمدیہ کے طلباء سے ملاقات بھی فرمائی تھی۔

ہائیڈل برگ

30 جون کو مکرم شبیر احمد صاحب نے ہائیڈل برگ کی سیر کرائی۔ یہ صحت کے انتظام اور ہسپتالوں کے لئے بہت مشہور ہے۔ کئی ملکوں کے صدر یہاں علاج کے لئے آتے ہیں۔ دریائے رائن کے دونوں طرف سیر گاہیں اور سبزہ ہے۔ یہاں ایک قدیم قلعہ بھی دیکھا جہاں جرمن بادشاہوں کی طرز رہائش اور شاہانہ شوکت کو دکھایا گیا ہے ان کے زیر استعمال دواؤں کے نمونے بھی ہیں۔

شویٹ سنگن

6 جولائی کو مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ اور مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی نے فرینکفرٹ کی سیر کرائی نیز ہائیڈل برگ کے قریب ایک شویٹ سنگن نامی قدیم محل اور باغ دکھایا جس میں مختلف مذاہب کی عبادت گاہیں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ مثلاً گرجا، مندر، مسجد (جو 1780ء میں بنی) اس میں اب بھی قرآنی آیات کندہ ہیں۔

اس باغ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں پودوں اور باڑوں کی خوبصورت کٹائی کے ذریعہ محرابیں اور دروازے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ قلعہ اور باغ 24 دسمبر 2006ء کو ملاحظہ فرمایا تھا۔

کوبلنز کے رستہ میں اونچے پہاڑی مقام لورالائی پر گئے جہاں سے دور دور تک دریا اور آبادیوں کا نظارہ ہوتا ہے۔ ایک ملکہ کا بہت بڑا بت بھی نصب ہے اور جرمن شاہیت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔

سنسہائیم

ہائیڈل برگ سے مکرم محمود سلیمان صاحب ہائیل برون اپنے گھر لے گئے۔ واپسی پر سنسہائیم کا میوزیم دیکھا۔ یہاں پرانے ناقابل استعمال جہازوں کو کھڑا کیا گیا ہے اسی طرح پرانی اور جدید کاریں بھی موجود ہیں۔ انسان کے چاند کے سفر کی فلم دیکھی۔

جوتے لے لو، پھر کھیلو

1950ء میں منعقدہ فٹ بال ورلڈ کپ کوالیفائنگ میچز میں بھارت اور ترکی کی فٹ بال ٹیموں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی بار ورلڈ کپ کے لئے کوالیفائی کر لیا اور دونوں ٹیمیں ان 16 ٹیموں میں شامل ہوگئیں جو ورلڈ کپ کے لئے اہل قرار پائیں۔ ورلڈ کپ کے لئے پہلی بار کوالیفائی کرنے والی دونوں ٹیمیں ننگے پاؤں کھیلنے کی عادی تھیں جب کہ فیفا نے قواعد وضوابط کے تحت دونوں ٹیموں کو اس کی اجازت نہ دی، جس پر دونوں ٹیموں نے بحث اور دلائل کے ذریعے فیفا کے عہدیداروں کو قائل کرنے کی کوشش کی، مگر جب فیفا نے کوئی لچک نہ دکھائی تو دونوں ٹیموں نے کھیلنے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں ٹیموں کی جگہ فرانس اور پرتگال کو دعوت دی گئی، مگر ورلڈ کپ کے مقام (برازیل) سے دور ہونے کے باعث دونوں ٹیموں نے شرکت سے معذرت کر لی۔ اسکاٹ لینڈ کو بھی فیفا کی جانب سے نااہل قرار دینے کے بعد اس ورلڈ کپ میں 16 کے بجائے 13 ٹیموں نے شرکت کی۔

(سنڈے ایکسپریس 6 جون 2010ء)

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ (سورۃ البقرہ آیت :155)

پھر فرماتا ہے۔

’’تا کہ اللہ جانچ لے ان کو جو ایمان لائے اور تمہیں سے بعض کو شہیدوں کے طور پر اپنا لے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔(سورۃ ال عمران آیت :141)

پھر فرماتا ہے۔

’’اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو ہرگز مردے گمان نہ کر بلکہ (وہ تو) زندہ ہیں (اور) انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جارہا ہے۔ (سورۃ ال عمران آیت:170)

حضرت مصلح موعود سورۃ بقرہ آیت 155 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تم انہیں مردہ مت کہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے زندہ سپاہی ہیں اور خدا تعالیٰ ان کا ضرور بدلہ لے گا۔......

دوسرے معنی محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ جس شخص کا کام جاری رکھنے والے لوگ پیچھے باقی ہوں اس کی نسبت بھی کہتے ہیں۔ مامات کہ وہ مرا نہیں اور مردہ اسے کہتے ہیں جو مرے اور اس کا کوئی اچھا اور نیک قائم مقام نہ ہو۔............ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ لوگ مردہ نہیں کہلا سکتے کیونکہ جس کام کے لئے انہوں نے جان دی ہے اس کے چلانے والے لوگ موجود ہیں اور ایک مرنے پر دو اس کی جگہ لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس ان کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ مردہ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اچھے قائم مقام پیدا کر دیئے ہیں اور یہ لوگ اپنی تعداد میں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔ مردہ تو وہ ہوتا ہے جس کا بعد میں کوئی اچھا قائم مقام نہ ہو مگر ان کے تو بہت سے قائم مقام پیدا ہو گئے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا کہ ہم ان میں سے ایک ایک کی جگہ کئی کئی قائم مقام پیدا کرتے چلے جائیں گے اور وہ قوم کبھی مرتی نہیں جس کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لیتے چلے جائیں۔ جو قوم اپنے قائم مقام پیدا کرتی چلی جاتی ہے وہ خواہ کتنی بھی چھوٹی ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔............

تیسرے معنے محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ وہ رنج وغم سے آزاد ہیں۔ یعنی جس کا آخری حال یہ ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا۔ اسے اگلے جہان میں کیا دکھ پہنچنا ہے۔ پس چونکہ وہ خوش وخرم ہیں اور اس زندگی سے اعلیٰ زندگی پا چکے ہیں اس لئے ان کو مردہ نہ کہو۔ کیونکہ موت غم کی حالت پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد زندگی تو کافر و مومن سب کو ملے گی پس ان کو مردہ نہ کہنے سے یہ منشاء ہے کہ مردہ کہنے میں دکھ کا مفہوم پایا جاتا ہے حالانکہ وہ سکھ میں ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات مل رہے ہیں پھر انہیں مردہ کہنا کس طرح درست ہوسکتا ہے۔

چوتھے معنے اس کے یہ ہیں کہ شہید کو اعلیٰ حیات مرنے کے بعد ہی مل جاتی ہے۔ جبکہ دوسرے لوگوں کو عرصہ تک ایک درمیانی حالت میں رہنا پڑتا ہے۔ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین دن کے اندر اندر زندہ ہو جاتا ہے اور اس کمال کو حاصل کر لیتا ہے جسے دوسرا شخص ایک لمبے عرصہ میں حاصل کرتا ہے۔ پس فرماتا ہے۔ ان لوگوں نے مر کر فوراً وہ زندگی حاصل کر لی ہے جس میں روح کو کمال حاصل ہو جاتا ہے۔..........

پھر اس آیت میں شہید کو زندہ قرار دینے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے میں مومن کو صرف یہی خدشہ ہوتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو اعمال صالحہ سے محروم رہ جاؤں گا۔ مثلاً ایک شخص کی عمر چالیس سال ہے۔ اگر ساٹھ سال تک وہ اور زندہ رہتا تو اس عرصہ میں وہ اور بہت سی نیکیاں کر سکتا تھا۔ پس موت کے راستہ میں صرف یہی ایک خیال اس کے لئے روک بن سکتا ہے ورنہ اگر وہ صحیح طور پر آخرت کو مقدم کرتا ہے تو کوئی دنیوی خیال اس کے راستہ میں روک بن ہی نہیں سکتا۔..........ایک خیال ہے جو اسے جان دینے سے روک سکتا ہے کہ اتنی مدت کی نمازوں روزوں جہاد اور (۔) سے محروم رہ جاؤں گا ....شہید کے اعمال کبھی ختم نہیں ہو سکتے وہ زندہ ہے اور اس کے اعمال ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔ اس نے خدا کے لئے اپنی جان قربان کر دی اور خدا نے نہ چاہا کہ اس کے اعمال ختم ہو جائیں۔ کوئی دن نہیں گزرتا کہ تم نمازیں پڑھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور ان سے محروم رہے۔ کوئی رمضان نہیں گزرتا کہ تم اس کے روزے رکھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اس سے محروم رہے۔ کوئی حج نہیں کہ تم تکلیف اٹھا کر اس کا ثواب حاصل کرو اور شہید اس ثواب سے محروم رہے۔ غرض وہ لوگ وہی برکتیں حاصل کر رہے ہیں جو تم کر رہے ہو اور اس طرح خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھتے چلے جارہے ہیں جس طرح تم بڑھتے جارہے ہو۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فلسفۂ موت و حیات پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے اور شہادت کا مقام حاصل کرنے والوں کو دائمی حیات حاصل ہوتی ہے۔............ اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے رستہ میں قربان ہوتا ہے تو اس کا خون رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اس کی جگہ اللہ تعالیٰ ایک قوم لاتا اور اپنے سلسلہ میں داخل کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں تم انہیں مردہ مت کہو کیونکہ وہ زندہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو زندہ اس لئے بھی کہا کہ جب ایک شخص کی جگہ دس کھڑے ہو گئے تو وہ مرا کہاں اور جب وہ مرا نہیں تو اسے مردہ کہنا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ کے مقربین اور اس کی راہ میں شہید ہونے والے کبھی نہیں مرتے۔

پس خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے والے کبھی نہیں مرتے بلکہ وہ قیامت تک زندہ رہتے ہیں اور آئندہ نسلیں ان کا نام لے لے کر ان کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ ان کی خوبیوں کو یاد رکھتی ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ باتیں کہ شہداء کو اعلیٰ درجہ کی حیات حاصل ہے۔ یا ایک شہید کی جگہ لینے کے لئے پچاس پچاس اور سو سو آدمی آئیں گے۔ یا وہ رنج وغم سے کلی طور پر آزاد ہیں۔ یا ان کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے انسانی شعور سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر کوئی شخص فطرت صحیحہ پر غور کرنے کا عادی ہو تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس دنیا میں کوئی چیز بھی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ ماں جب تک اپنی جان کی قربانی پیش نہیں کرتی اسے بچہ حاصل نہیں ہوتا۔ دانہ جب تک خاک میں مل کر اپنی جان کو نہیں کھوتا وہ ایک سے سات سو دانوں میں تبدیل نہیں ہوتا اس طرح کوئی قوم زندہ نہیں ہوسکتی جب تک اس کے افراد جانوں کو ایک بے حقیقت شئی سمجھ کر اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ ہوں اور کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کے افراد کے دلوں میں اپنے شہداء کا پورا احترام نہ ہو۔ یہ ایک فطرتی آواز ہے جو شعور کے کانوں سے سنی جا سکتی ہے۔ مگر جن لوگوں کو شعور حاصل نہیں۔ وہ بات بات پر اعتراض کرتے رہتے ہیں اور جب بھی کسی مالی یا جانی قربانی کا مطالبہ کیا جائے ان کے قدم لڑکھڑانے لگ جاتے ہیں اور وہ ان لوگوں کو بیوقوف سمجھتے ہیں جو اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے آگے نکل آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم اپنے شعور سے کام لو اور شہداء کو مردہ کہہ کر ان کی بے حرمتی مت کرو۔ وہ مردہ نہیں بلکہ حقیقتاً وہی زندہ ہیں۔ کیونکہ تاریخ ان کے نام کو زندہ رکھے گی اور آئندہ آنے والی نسلیں انہی کے نقش قدم پر چلیں گی اور ان کے کارناموں کو یاد رکھیں گی اور ہمیشہ ان کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہیں گی۔ تم اسے زندہ سمجھتے ہو جو جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہو۔ حالانکہ زندہ وہ ہے جس نے مر کر اپنی قوم کو زندہ کر دیا۔ اگر تمہیں (۔) بھی مردہ نظر آتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارا شعور ناقص ہے تم اس کی اصلاح کرو اور زندگی اور موت کے سلسلے کو سمجھنے کی کوشش کرو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 288 تا 293)

13 دسمبر 1900ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا

’’لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ ان کو اطلاع دی جاوے۔ نظیف مٹی کے ہیں‘‘۔

28 مئی 2010ء کو یہ لاہور کے پاک ممبر اپنی اپنی عبادتگاہوں میں جمعہ کی نماز ادا کر رہے تھے۔ شیطان کے چیلے آئے اور ان پاک ممبروں کو انہی کے خون میں نہلا دیا لیکن یہ نظیف مٹی ہمیشہ رہے گی تا کہ بستان احمد کے لئے ہمیشگی کے پھل اور پھول دیتی رہے۔

وہ گھنٹوں اپنے اپنے جسموں سے بہتے ہوئے خون کو دیکھتے رہے لیکن ان درندوں، وحشیوں اور شیطان کے چیلوں کے سامنے نہ جھکے اور نہ ان سے زندگیوں کی بھیک مانگی۔ وہ مسلسل استغفار، حمد، تسبیح اور درود شریف پڑھتے رہے اور اسی حالت میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے انہوں نے اپنے اس عمل سے ایسی کوثر کو حاصل کر لیا جو ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے اور جو قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیض کبھی نہ ختم ہونے والا ہے لیکن وہ دشمن جس نے یہ ارتکاب کیا ہے وہ ہمیشہ کے لئے نامراد رہے گا۔

عورت گھریلو اخراجات کو کنٹرول کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

’’ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اب گھریلو اخراجات کو ہی لے لیں۔ گھر کے اخراجات کا عموماً ہر عورت کو پتہ ہوتا ہے۔ اب اگر عورت گھر کا خرچ سگھڑاپے سے نہ چلا رہی ہو تو بلاوجہ کے زائد اخراجات ہو جاتے ہیں۔ بعض فضول خرچیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یا بہانہ بنا کر خاوند سے زائد رقم وصول کر رہی ہوتی ہیں کہ اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں تو یہ بھی حقیقی فرمانبرداری اور نیک نیتی نہیں ہے اور نہ ہی یہ گھر کی ذمہ داری مکمل طور پر ادا کرنے والی بات ہے‘‘۔

(خطاب مستورات بر موقعہ جلسہ سالانہ بیلجیئم 11/ستمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل یکم/جولائی 2005ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

17 ستمبر 2010ء

5-05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-45 am تلاوت
6-00 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-35 am لقاء مع العرب
7-30 am تاریخی حقائق
8-05 m ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 m زندہ لوگ
9-15 am ترجمۃ القرآن
10-20 am مسیح ہندوستان میں
11-05 am تلاوت، درس حدیث
11-25 am تاریخی حقائق
11-55 am زندہ لوگ
12-25 pm گلشن وقف نو
1-20 pm سرائیکی سروس
2-00 pm سوال وجوب
3-05 pm انڈونیشین سروس
4-05 pm سیرت صحابیات صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 pm خطبہ جمعہ Live
6-10 pm تلاوت اور درس حدیث
6-30 pm زندہ لوگ
7-00 pm بنگلہ سروس
8-00 pm رئیل ٹاک
9-00 pm خبرنامہ
9-15 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
10-35 pm اجتماع مجلس انصاراللہ یوکے
11-05 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

18 ستمبر 2010ء

1-35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
2-40 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
3-15 am شہد کی مکھی
3-45 am سوال وجواب
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-30 am تلاوت
5-45 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am لقاء مع العرب
7-45 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
9-25 am راہ ھدیٰ
11-05 am تلاوت اور درس حدیث
11-30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-05 pm زندہ لوگ
12-30 pm جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
1-30 pm سوال وجواب
2-50 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
4-00 pm انڈونیشین سروس
5-05 pm تلاوت
5-20 pm زندہ لوگ
5-50 pm انتخاب سخن براہ راست
6-55 pm Shotter shondhane
7-55 pm گلشن وقف نو
9-00 pm خبرنامہ
9-20 pm راہ ھدیٰ Live
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm یسرنا القرآن
11-35 pm عربی سروس

19 ستمبر 2010ء

1-35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-10 am گلشن وقف نو
3-10 am راہ ھدیٰ
4-40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
5-55 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-30 am تلاوت
6-40 am یسرنا القرآن
6-55 am لقاء مع العرب
8-00 am خبرنامہ
8-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010
9-30 am زندہ لوگ
9-55 am فیتھ میٹرز
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-25 am گلشن وقف نو
12-30 pm زندہ لوگ
1-05 pm فیتھ میٹرز
2-10 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
3-05 pm انڈونیشین سروس
4-05 pm سپینش سروس
4-55 pm تلاوت
5-10 pm یسرنا القرآن
5-25 pm زندہ لوگ
6-00 pm بنگلہ سروس
7-05 pm خطبہ جمعہ
8-05 pm گلشن وقف نو
9-10 pm خبرنامہ
9-30 pm فیتھ میٹرز
10-35 pm یسرنا القرآن
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

20 ستمبر 2010ء

1-35 am شہد کی مکھی
2-05 am گلشن وقف نو (لجنہ کلاس)
3-10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
4-25 am رفقائے احمد
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am تلاوت
5-45 am یسرنا القرآن
6-00 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-35 am زندہ لوگ
7-10 am لقاء مع العرب
8-10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
11-00 am تلاوت اور درس حدیث
11-30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm زندہ لوگ
12-35 pm گلشن وقف نو
1-45 pm فرنچ ملاقات پروگرام
2-50 pm انڈونیشین سروس
4-10 pm تقاریر جلسہ سالانہ
4-50 pm تلاوت
5-05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
5-35 pm زندہ لوگ
6-00 pm بنگلہ پروگرام
7-05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2009ء
8-15 pm تقاریر جلسہ سالانہ
9-00 pm خبرنامہ
9-20 pm راہ ھدیٰ Live
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

21 ستمبر 2010ء

12-30 am لقاء مع العرب
1-30 am بین لاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am گلشن وقف نو
3-10 am تقاریر جلسہ سالانہ
3-45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2010ء
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am تلاوت اور درس حدیث
6-00 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-35 am لقاء مع العرب
7-35 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-10 am زندہ لوگ
8-35 am فرنچ ملاقات پروگرام
9-35 am جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
11-00 am تلاوت اور درس ملفوظات
11-25 am ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-00 pm زندہ لوگ
12-40 pm گلشن وقف نو
2-00 pm سوال وجواب
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سندھی سروس
5-10 pm تلاوت
5-20 pm زندہ لوگ
5-50 pm ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-20 pm بنگلہ سروس
7-25 pm خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2009ء
8-25 pm تاریخی حقائق
9-00 pm خبرنامہ
9-30 pm راہ ھدیٰ
11-05 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm عربی سروس

درخواست دعا

۞ مکرم محمد اکبر آصف صاحب کیلگری کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ عرصہ پانچ سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو چکی ہیں اور ہر ماہ ہفتہ دس دن ہسپتال میں زیر علاج رہتی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

۞ مکرم شوکت محمود صاحب صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ سیدہ شوکت صاحبہ گزشتہ چار سال سے شوگر کے عارضہ کی وجہ سے پھیپھڑوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم لیاقت حسین صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی فارعہ حسین جس کی عمر 8 سال ہے اور وہ واقفہ نو ہے کے دل میں سوراخ ہے۔ اور اس کا آپریشن متوقع ہے۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

زیارت مرکز سلسلہ ربوہ

(واقفین نو فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور)

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری وقف نو فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور نے یکم و 2 مئی 2010ء کو زیارت مرکز سلسلہ ربوہ کا پروگرام منعقد کیا۔ جس میں 22 واقفین نو 14 واقفات نو اور 79 والدین و منتظمین حضرات نے شرکت کی۔ قافلہ یکم مئی کو شاہدرہ روانہ ہوا۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر عبدالحی صاحب صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور نے دعا کروائی۔ پہلے دن قافلہ نے نمائش، بیوت الحمد پارک اور بہشتی مقبرہ نصیر آباد ربوہ کی زیارت کی۔ رات قیام دارالضیافت میں تھا۔ فجر کی نماز مرد حضرات نے بیت المبارک میں ادا کی۔ دوسرے دن قصر خلافت، بہشتی مقبرہ، دفتر لجنہ اماء اللہ (صرف مستورات نے وزٹ کیا) سرائے مسرور اور بعض دیگر مقامات کی سیر کی۔ اسی دن مکرم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ اور مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت سے ملاقاتیں کیں۔ ان سب احباب نے احسن رنگ میں واقفین نو اور ان کے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کے متعلق نصائح کیں۔ 2 مئی کو بعد نماز عصر قافلہ واپسی کیلئے روانہ ہوا اور بخیریت واپس شاہدرہ پہنچ گیا۔ الحمدللہ

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو تمام زائرین کیلئے بابرکت کرے اور اپنے فرائض و ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1

میت کو ایمبولینس کے ذریعہ قبرستان عام لے جایا گیا۔ جہاں پر تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم اپنے علاقہ میں جانے پہچانے اور ہر دلعزیز احمدی تھے۔ قریبی غیر از جماعت لوگوں سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ ان کی عمر 50 سال تھی اور موصوف مکرم نصیب احمد بٹ صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے بہنوئی تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ اہلیہ محترمہ یاسمین نصیر صاحبہ عمر 44 سال اور 3 بچے ایک بیٹا بلال احمد عمر 23 سال اور 2 بیٹیاں عائشہ عمر 18 سال اور بجیلہ عمر 11 سال یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ہمارے اس بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

نمایاں کامیابی

مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ (ر) نیوجرسی امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری نواسی عزیزہ نابغہ فرحت بنت مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب ومکرمہ ڈاکٹر امۃ الشکور صاحبہ نے ساؤتھ برانزوک South Brunswick نیوجرسی (امریکہ) ہائی سکول کے A (اے) لیول کے امتحان منعقدہ جون 2010ء میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے تمام مضامین جن کی تعداد آٹھ تھی میں As حاصل کر کے اس سال کے امتحان میں شامل ہونے والے 674 طلباء وطالبات میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ دو مضامین بیالوجی اور میتھ میٹک میں امتیازی پوزیشن لینے پر امتیاز حاصل کرنے والے دو طلبہ میں ایک قرار پائی اور یہاں کی مقامی یونیورسٹی کے پریذیڈنشل سکالرشپ کی حقدار قرار دی گئی۔ مذکورہ ہائی سکول کے 674 طلباء وطالبات کو سرٹیفکیٹ دیئے جانے کے موقعہ پر انہیں اور ان کے لواحقین کے بہت بڑے اجتماع سے تقریر کرنے کا حقدار ہونے والے دو طالب علموں میں سے عزیزہ کو پہلے تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ ایک بہت بڑے حال میں ہزاروں کی تعداد میں جمع حاضرین کو پُر اعتماد تقریر کی اور حاضرین سے داد حاصل کی۔ عزیزہ مکرم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب مرحوم آف راولپنڈی کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید دینی اور دنیاوی اور علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی ہو رہی ہے۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14 ستمبر

طلوع فجر	4:25
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:18

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

ربوہ میں پہلی بار
شادی، بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دار النصر غربی ربوہ
رابطہ: 0300-2092879,0321-2063532
0333-3532902

پریمئر ایکسچینج کمپنی (بی) لمیٹڈ
غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ
دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا
سٹیٹ بنک لائسنس نمبر 11
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
برائے رابطہ: 0333-9794460
0333-8390390
047-6215068

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
429 پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

ماشاء اللہ روم کولر
جستی چادر سے تیار شدہ
ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں
طالب دعا: محمد سرور
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

ربوہ گرائمر سکول
نوٹس داخلہ برائے B.Sc کلاسز (صرف طالبات کے لئے)
بفضلہ تعالیٰ سکول ہذا میں SEPTEMBER 2010 سے B.Sc کلاسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے سلیبس کے مطابق، 18 ماہ کے اس کورس کیلئے شہر کی خواتین اساتذہ نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔
اہلیت F.Sc اور F.A (Maths) ایسی طالبات بھی درخواستیں دے سکتی ہیں جن کا نتیجہ ابھی نہیں آیا اور وہ توقع رکھتی ہیں کہ پاس ہو جائیں گی۔
داخلہ کے طریق، مضامین کے انتخاب، اوقات کار اور دیگر معلومات کیلئے دفتری اوقات میں تشریف لائیے یا بذریعہ فون رابطہ کریں۔
27/1 دار الصدر شمالی ربوہ برائے رابطہ 047-6215676

FD-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com